اُمید کا نیا دِن

اُدھر سے گذرو تو جا کے کہنا
نوید ہو مردہ ساعتوں کو ، کہ رت نئی ہے
جو زخم کھائے تھے آستیں پر
وہ بھر گئے ہیں
فریب جتنے بھی آگہی کے لگے تھے دِل پر
وہ سب پرانے لباس بن کر ، کہیں ہواؤں میں کھو گئے ہیں
وصال راتوں کی روشنی سے
اُفق کے ماتھے پہ کہکشاں ہے
جو روح پر تھا غبار یادوں کا
پچھلے پہروں کی بارشوں سے وہ دُھل گیا ہے
کبھی جو لگتا تھا جنگلوں میں
کہیں وہ ہمزاد کھو گیا ہے
وہ نارسائی بھی اب نہیں ہے
کہو کہ رستے اُجل گئے ہیں
جو پھول پتے تھے سوگواری کی خشک جھاڑی پہ
سر بَرہنہ ،
فضا کے سینے پہ ہاتھ رکھے ، اُمیدِ فردا میں جاگتے تھے
وہ اب خوشی کے لباس پہنے
ہوا کے شانے پہ ، قریہ قریہ پکارتے ہیں
سنو کہ جنگل ہرے ہوئے ہیں
وہ کل جو فردا تھی آن پہنچی
خبر کرو مردہ ساعتوں کو ، ملال کی رُت گذر گئی ہے
تلاش چھوڑو
اِکائی ثابت.